

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مباحثات

بروز سوموار مورخہ 12 جنوری 2015ء
(بمطابق 20 ربیع الاول 1436 ہجری)

شمارہ 22

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

965

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

966

2- نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

967

3- غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

969

4- اراکین کی رخصت

976

5- مسئلہ استحقاق

981

6- توجہ دلاؤ نوٹس ہا

7- مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا (خیبر پختونخوا سب آرڈینٹ، جوڈیشری

985

سروس ٹریبونل مجریہ 2015)

8- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا

- 986 متعارف کرایا جانا
9- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا
- 989 زیر غور لایا جانا
10- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا
- 990 پاس کیا جانا
11- مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل
- 990 ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2015)

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 جنوری 2015ء بمطابق 20 ربیع
الاول 1436، ہجری بعد از دوپہر تین بجے تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ۔

(ترجمہ): بے شک اللہ تعالیٰ اعدال اور احسان اور اہل قربت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور
مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو اس کے لیے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت
قبول کرو۔ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم اس کو (تخصیصاً یا تعمیماً) اپنے ذمہ کر لو اور قسموں کو بعد ان
کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو بے شک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم
کرتے ہو۔ وَاخِزَالِدَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشاندہ سوال اور اس کا جواب

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': 2178, Jafar Shah Sahib.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، اس کے بعد، یہ بس تھوڑا ہے، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں، مجھے پتہ ہے، اس کے بعد میں کرتا ہوں، آدھے گھنٹے میں یہ ختم ہو جاتے ہیں، آدھے گھنٹے میں ختم ہو جاتے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی جی، منسٹر بھی آجائے گا۔ سید جعفر شاہ صاحب۔
 * 2178 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سوات کے دور افتادہ علاقوں بالخصوص مدین اور کالام میں لاکھوں افراد کی آبادی کیلئے دونوں مقامات پر سول ہسپتال قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل، سپورٹ سٹاف اور کلاس فور کی کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، نیز اس وقت مذکورہ ہسپتالوں میں کتنی آسامیاں کب سے خالی ہیں، خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں کل منظور شدہ، پر شدہ اور خالی آسامیوں کی تعداد درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال ڈسپنسری	منظور شدہ آسامیاں	پر شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں
1	سول ہسپتال مدین	81	72	09
2	سول ہسپتال کالام	60	47	13
کل تعداد		141	119	22

مندرجہ بالا 22 خالی آسامیاں زیادہ تر سکیل 18 اور 19 کی ہیں جن کیلئے محکمہ صحت نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ کی 393 اور میڈیکل آفیسرز کی 395 خالی آسامیوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجی جو ادی ہے، جو نہی کمیشن کی سفارشات محکمہ ہذا کو موصول ہوں گی تو مذکورہ آسامیوں کو ترجیحی بنیاد پر پر کیا جائے گا، مزید برآں پبلک سروس کمیشن کو یہ بھی استدعا کی ہے کہ چونکہ کمیشن کے انتخاب کا مرحلہ طویل ہوتا ہے، لہذا محکمہ ہذا کو یہ آسامیاں ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے ایڈہاک بنیاد پر پر کرنے کی NOC دی جائے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس میں انہوں نے ڈیٹیل سے جواب دیا ہے، میں مطمئن ہوں اور یہی ریکویسٹ ہوگی کہ تھوڑا جلدی کریں کیونکہ کل انہوں نے ایڈورٹائزنگ کی ہیں پوزیشنز، تو یہ دونوں مدین اور کلام ہا سپیٹلز کو مد نظر رکھیں۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن I discussed with them۔
جناب سپیکر: اوکے۔ کونسلین نمبر 2168 محمد عارف صاحب، نہیں آیا۔ مولانا مفتی فضل غفور، 2197، (موجود نہیں)۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2168 _ جناب محمد عارف: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شہنشاہ میں گریڈ سترہ کے ڈاکٹروں کی آسامیوں پر بھرتیاں ہو چکی ہیں;
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈاکٹروں کے نام اور انکی تعیناتی کی تاریخ بتائی جائے، نیز مذکورہ ڈاکٹر صاحبان کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب شہرام خان { سینئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی نہیں، البتہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی تعیناتی بذریعہ تبادلہ ہوئی ہے جس کی تفصیل جز (ب) میں درج ہے۔
 (ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کے نام اور انکی تعیناتی / تبادلے کی تاریخ مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	تاریخ تعیناتی	کیفیت
1	ڈاکٹر مسعود شاہ	10-11-14	رپورٹ کی ہے
2	ڈاکٹر صفیہ مصباح	03-10-14	رپورٹ نہیں کی
3	ڈاکٹر سارہ شاہد	10-11-14	رپورٹ کی ہے
4	ڈاکٹر موش ابراہیم	03-10-14	رپورٹ کی ہے
5	ڈاکٹر خلیل خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے
6	ڈاکٹر محمد یاسین	03-10-14	رپورٹ کی ہے
7	ڈاکٹر نقاد خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے
8	ڈاکٹر مصباح الحق	03-10-14	رپورٹ نہیں کی
9	ڈاکٹر ارشد اللہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے

10	ڈاکٹر رضوانہ ارم	2011	رپورٹ کی ہے
11	ڈاکٹر کفایت اللہ	13-11-14	رپورٹ کی ہے
12	ڈاکٹر بلال خٹک	20-10-14	رپورٹ کی ہے
13	ڈاکٹر نبیلہ رحمان	2012	رپورٹ کی ہے
14	ڈاکٹر فرح دیبا	2012	رپورٹ کی ہے
15	ڈاکٹر عنایت خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے
16	ڈاکٹر فیروز شاہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے
17	ڈاکٹر حسن اللہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے
18	ڈاکٹر شایمہ ملک	03-10-14	میٹر نئی چھٹی

نوٹ: مندرجہ بالا ڈاکٹروں کی تعیناتی By the initial recruitment نہیں ہوئی بلکہ انکی تعیناتی By transfer ہوئی ہے۔

2197 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے زیر انتظام پیر بابا کے مضافاتی علاقہ کلابٹ میں ڈسپنسری موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تعینات عملہ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ عملہ کے ناموں اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن مریضوں کو پچھلے سال اس ڈسپنسری سے طبی خدمات مل چکی ہیں، انکی فہرست بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) چونکہ محکمہ صحت کے زیر انتظام پیر بابا کے مضافاتی علاقہ کلابٹ میں کوئی ڈسپنسری موجود نہیں ہے لہذا نہ کوئی عملہ تعینات ہے اور نہ ہی طبی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، سردار سورن سنگھ صاحب۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، اس کے بعد ایک منٹ، یہ چھٹی کی درخواستیں Announce کرتا ہوں: ملک بہرام خان، ایم پی اے 2015-01-12 تا 2015-01-13; محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 2015-01-12; جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 2015-01-12; جناب افتخار علی مشوانی صاحب 2015-01-12; جناب صالح محمد 2015-01-12; جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب 2015-01-12; جناب سردار ظہور صاحب 2015-01-12; میڈم دینا ناز صاحبہ 2015-01-12; جناب محمود جان صاحب 2015-01-12 تا اختتام اجلاس: جناب سراج الحق صاحب 2015-01-12 تا 2015-01-13۔ منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی، سردار سورن سنگھ صاحب۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: شکریہ سپیکر صاحب۔ ہمارے ایک سردار صاحب، جناب من موہن سنگھ جو گزشتہ 3 تاریخ سے لاپتہ تھے، ان کے ورثاء نے پنڈی میں رپورٹ لکھائی تو 9 تاریخ کو وہاں سے پتہ چلا کہ ان کی Death کی گئی ہے، اس کو مارا گیا گولیوں سے، پھر گولیوں سے مارنے کے علاوہ اس کے جسم کے آٹھ ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ اس کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں، پولیس نے وہ ٹکڑے بھی برآمد کئے ہیں اور ملزم بھی پکڑا گیا ہے۔ میری التجا ہے پنجاب حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے کہ اس شخص کو جو کہ پکڑا گیا ہے، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کو سرعام چوک میں پھانسی پر لٹکایا جائے تاکہ کبھی بھی کسی بے گناہ اور ایسے شخص کو جس کا گھر یہ تباہ کرتے ہیں اور صرف گولی ماری نہیں گئی، تصویریں میرے پاس ہیں، بلکہ اس کے جسم کے آٹھ ٹکڑے کر دیئے ہیں، اس کا سر الگ کر کے اس کو پھر جلا یا گیا ہے اور گٹر میں سے پھر نکالا گیا ہے، ایک ایک ٹکڑے کو مختلف جگہ سے نکالا گیا ہے، تو یہ جو قتل ہوا ہے، اس کی میں پر زور مذمت کرتا ہوں اور اس اسمبلی کے فلور سے میں آواز بلند کرتا ہوں کہ اس قاتل کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے، اس کو چوک پر لٹکایا جائے تاکہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ ایسی حرکت نہ کی جائے۔ بہت مہربانی جی۔

جناب سپیکر: نکتہ اور کرنی۔

PK-31 ایم پی اے زہ ایم او کہ نہ ایم؟ دہی خائنی کبھی پہ دہی دغہ باندہی خوئے لیکلی دی چہی بابر خان، پی کے۔31 صوابی، نو دہی نہ کم از کم ماتہ دا بنکاری چہی د PK-31 ایم پی اے خوزہ ایم او دا مہی خکہ اووئیل چہی مسئلہ دلته کبھی یو دغہ لیکلی شوہی دہ، کہ دا زہ اووایم چہی دا صرف زما استحقاق نہ، زمونہ۔ د Ninety-nine Elected MPAs استحقاق مجروح شوے دے نو دا بہ غلط نہ وی، دا پیج دے، دا تاسو اوگورئ، د خاتون بی بی Developmental schemes د پارہ ئے ورکری دی نو Detail of developmental schemes in PK-31، پہ بل پیج باندہی ئے ورکری دی PK-31 MPA نو ماتہ خود اول دہی جواب راکری چہی Female reserved seat والا د هغه حلقہ ایم پی اے دہ او کہ زہ ایم پی اے ایم؟ بلہ خبرہ دا دہ چہی ہر کال لہ مونہ۔ تہ دہی حکومت چہی کوم د پی تی آئی گورنمنٹ دے، د انصاف گورنمنٹ دے، قومی وطن پارٹی والا خو پکبھی وو خو هغه خوزمونہ نہ لاپل، اوس درہی چہی کوم دی، حکومتی تریژیری بینچز والا درہی گروپونہ دی، درہی پارٹی دی، پی تی آئی میجارتی کبھی دہ، جماعت اسلامی دہ او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابر صاحب! لہ صرف دا مہربانی اوکرہ چہی صرف Concrete خبرہ اوکرہ چہی تہ خہ وئیل غوارہی؟

جناب بارخان: یو منٹ جی، زہ صرف Explanation کوم، زما د حلقہی زما د خلقو سرہ زیاتے دے، ظلم دے، کہ دا خبرہ ما اونکرہ نوزہ بہ د خپلی حلقہی د خلقو سرہ زیاتے کوم، پلیز زما دا خبرہ واؤرئ، دا میدیا والا ورونہ بہ ئے ہم واؤری۔ د پبلک ہیلتھ خبرہ بہ وکرم، نورہی خبرہی بہ پرپر دم، پبلک ہیلتھ کبھی زمونہ۔ Seven percent share زمونہ لہ راکوی او دا Seven percent share خکہ زمونہ گروپ لہ ورکوی چہی د دوئ پہ پینخہ ایم پی ایز کبھی زہ یو ایم نو خکہ Seven percent تہ تلی دی، کہ زہ ترہی کت کیرم نو کیدی شی سا رہی پانچ پرسنٹ راخی، پانچ پرسنٹ راخی نو پہ دیکبھی زما شیئرز کیری۔ خبرہ دا دہ Last year پبلک ہیلتھ کبھی ئے زمونہ لہ شیئرز راکری وو مختلف سکیمز کبھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابر صاحب! Concrete۔

جناب بابر خان: په هغې کښې پبلک هیلته کښې پلیر سر، هلته کښې کریم خان پرې کوئسچن هم کړې وو په اسمبلۍ کښې، 1512، په هغې مختلف نور کوئسچنز شوی دی چې مونږه ټول مختلف کوم سکیمز راجمع کړو، زما د حلقې شیئر پکښې رسیدو 72.50، Last year، اوس دې Year کښې پته نشته چې څه چل شوه دے، دا یو لست ما سره دے نو زموږه دا گروپ چې کوم دے، پینځه مونږه ایم پی ایز یو، په هغې کښې زه درته شیئر وایم، پی کے 32 ستر ملین، پی کے 33، هغې له اسی ملین، پی کے 88، سر! هغې له نوے ملین----

جناب سپیکر: بابر صاحب! ته خپل۔

جناب بابر خان: او زما حلقه چې ده، پی کے 31 0.000 ملین، نو آیا دا کوم انصاف دے، آیا مالہ خلقو ووت نه دے را کړے یا زما حلقې والا څه داسې غټ ظلم کړے دے، او زما شیئر کوم پله تله دے؟ Reserved seat خاتون بی بی ته تله دے چې د هغې ټینډر پرون شوه دے----

جناب سپیکر: شاه فرمان۔

(شور)

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب، ما سره که داسې زیاتے کیری، زه ستاسو په وساطت سره چې ایکسیشن ته او سیکرټری ته د منسټر صاحب او وائی چې دا ټینډر چې کوم دے، دا د نن کینسل کړی او کوم چې زما پچهرت ملین شیئر ئے را کړے دے، هغه به خامخا را کوئی او که داسې اونه شو نو *++++++
++++++

جناب سپیکر: شاه فرمان منسټر صاحب! ستا مؤقف واؤریدے شو، منسټر صاحب!

تاسو پلیر، شاه فرمان خان

! جناب شاه فرمان (وزیر برائے پبلک هیلته انجینئرنگ): جناب سپیکر، جناب سپیکر،

دیویلمنټل کارونه سی این ډ بلیو، ایریکیشن، لوکل گورنمنټ، پبلک هیلته هم کوی او د دوی دا فنډونه هم تقسیمیری او زه دا وایم چې د بدقسمتی نه چې کله

*حکم سپیکر حذف کئے گئے۔

زہ منسٹر شوے یم نو پہ دے اسمبلی کبھی تش د پبلک ہیلتھ فنڈ او د ہغے
 Allocation decide کیری او Discuss کیری۔ اول خبرہ خودا دہ چے دا فنڈ چے
 د چا خومرہ ہم Objections وی، زہ تاسو تہ کلیٹرکت خبرہ کوم، پالیسی ہم
 بیانوم خوبیا ہم کہہ د چا Objection وی نو دا Final approval of the funds
 چے دے کنہ نو دا د چیف منسٹر د پین نہ عی خودہ دا وایم چے دا خبرہ کلیٹر
 کوم، زمونرہ د اپوزیشن دوستانو ہم پہ دے باندے د تحفظا تو اظہار کرے دے
 او دن نہ تقریباً پچیس ورخے مخکینی زہ چیٹرمن صاحب ہم راغبنتی ووم، د
 پارٹی ہم پہ دے مشاورت و او دا کلیٹرکت پالیسی دہ چے پہ او بو باندے بہ
 سیاست نہ کیری او زہ دا خوشخبری دے ہاؤس تہ ہم وایم، اپوزیشن تہ ہم وایم
 چے ان شاء اللہ کہہ پہ دے کال کبھی خہ داسے کوتاہی شوی وی نو پہ دے کال پہ
 اے دی پی کبھی بہ پہ او بو باندے سیاست نہ کوؤ، دا بہ بالکل پہ Need basis
 وی او دا بہ تاسو تہ ان شاء اللہ آئندہ ہفتہ کبھی کلیٹرشی، دا پالیسی چے دہ دا
 بہ مونرہ خنگہ او۔۔۔۔۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر، دا زما د سوال جواب خودوئی رانکرو، بالکل
 زیاتے دے او ظلم دے۔

جناب سپیکر: بابر! کبینہ، درولز، د اسمبلی درولز بہ خیال ساتو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: خبرہ دا دہ، دا خودا تاسو تہ جنرل خبرہ وکرہ، چونکہ دا
 د تہول ہاؤس خبرہ دہ او د یو دیپارٹمنٹ خبرہ دہ، د فنڈ Allocation بہ ان
 شاء اللہ پہ انصاف وی، پہ Need basis بہ وی او دا زہ بالکل گارنتی ورکوم چے
 پہ دیکبھی بہ ان شاء اللہ اپوزیشن او د گورنمنٹ خبرہ ہم نہ وی، دا د پالیسی
 فیصلہ شوے دہ، ما مخکینی ہم چے کومہ خبرہ کرے دہ، زہ پہ خپلہ خبرہ باندے
 ولا ریم۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ دو کروڑ اور آٹھ کروڑ میں فرق ہے، جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی، ادھر، جی جی، شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب!

(شور)

وزير پبلڪ، هيلٿ ايجنٽنگ: ته او دربره منور خان صاحب، دا ما خڪه دا خبره وڪره
چي-----

(شور)

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: جناب سپيڪر، ڏوڪرو اور آٿو ڪروڙ ميں فرق هے-----

(شور)

وزير پبلڪ، هيلٿ ايجنٽنگ و محنت: دا به اوخي، دا فرق به ختموؤ۔

جناب سپيڪر: منور خان صاحب! پليز ڪنڀني۔ ميڊم! ڪنڀني، تاسو پليز ڪنڀني۔

وزير پبلڪ، هيلٿ ايجنٽنگ: دا داسي ده گوره، او دا فرق چي ان شاء الله ڪله ختم شي
نو دا فرق به زه تاسو سره د زور ريكارڊ مطابق ختمومه، د تير حڪومت خبره به
هم تاسو ته نيسم او خپله به هم درته نيسم ان شاء الله، دا به داسي نه ڪومه چي
دا فرق چي ختميري ڪنه، فرض ڪره د سڪندر صاحب حلقې ته ڪوم فنڊ خي نوزه به
دوئي پسي د تير دوو حڪومتونو فنڊ را او باسم چي سڪندر صاحب ته په تير دوو
حڪومتونو ڪنڀي دومره فنڊ ملاؤ وو او اوس ورته دومره ملاويري، دا به ان
شاء الله ڪيري۔ خبره دا ده-----

(شور)

جناب سپيڪر: پليز، تاسو پليز، تاسو خبري ته غور ڪير دئ۔

(شور)

وزير پبلڪ، هيلٿ ايجنٽنگ: تاسو او گوري، ستاسو خبره دا ده چي دا Rectification
به ڪيري، ترخو پوري چي ڪه د چا خفگان وي نو وزير اعليٰ صاحب د دي هاؤس
مشر دے، هر سرے د اپوزيشن ممبر، د حڪومت ممبر، خڪه چي دا دا خبره اخر
ڪنڀي د وزير اعليٰ صاحب په دغه باندي او د هغي خه خپل طريقه ڪار وي نو ڪه
فرض ڪره د چا خه گيله وي نو هغه بالڪل د چيف منسٽر صاحب سره ڪنڀينا سٽے
شي او هغه ورته خپله خبره مخي ته اينودے شي، چي د اپوزيشن خبره منو،

کیدے شی او هغوی سره مونبره دا کوؤ نود حکومتی رکن به ولې نه کیږی؟ زما دا خیال دے چې که داسې څه خفگان وی نو دا د هغې مناسب دا ځانې نه دے۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما تجویز دے چې شاه فرمان خان او عاطف خان! تاسو، یو منټ، بابر! ته لږ کښینه، ته پلیر کښینه، یو منټ ته زما واوړه، لږ شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به دده ایشو واوړی، بریک کښې دده خبره واوړی جی، تهپیک شو جی۔

وزیر پبلک، سلیټھ انجینئرنگ: داسې کار دے، داسې کار دے، د مسئلې دا حل۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ، شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به دا خبره واوړی بیا۔

وزیر پبلک، سلیټھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، د مسئلې د حل کیدو مختلف طریقې وی، اصل خبره دا ده چې د چا څه Grievances دی، هغه وائی او هغه خپل حل غواړی او که نه Dictation ته خبره راشی نو بیا خبره خرابیږی، نوزه دا وایم چې د چا څه خفگان وی، دا د هغه Genuine right دے چې هغه د خپل خفگان اظهار وکړی، خپله مسئله کیږدی او په انصاف سره هغه سره خبره اوشی او ما چې دا خبره وکړه چې اپوزیشن به کله هم مونبره خفگان ته نه پریردو، دا به ان شاء الله، دا پالیسی به هفته لس ورځو کښې به مخې ته راشی نو د بل پرې هیڅ خفگان نشی کیدې خو زه صرف یو عرض کوم، زه صرف دا وایم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے، مخکښې څو د و مره تائم نشته جی، یو خبره د و مره نشی کیدے، شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به دده خبره واوړی۔ پریویلج موشن نمبر 55۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب، پریویلج موشن نمبر 55۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب، دا ظلم دے او زیاتے دے او زه به۔۔۔۔

(اس مرحله پر جناب بابر خان، رکن اسمبلی احتجاجاً یوان میں فرش پر بیٹھ گئے)

(اس مرحله پر جناب محمد علی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ ان کولابی میں لے آئے)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، آپ دیکھیں، وہ اس کے پاس چلے گئے۔ شاہ فرمان! شاہ فرمان! تہ ورشہ۔
محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمود احمد خان: آپ بیٹھ جاؤنا، نگہت! نگہت! یو منٹ، پینسخہ منتہ صبر و کپہ،
تحریک استحقاق دے، واک آؤت کوؤ۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: مونخ د پارہ بریک و کپہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مونخ د پارہ بریک، د مانسخہ تائم دے، مونخ د پارہ بریک، بریک
مونخ د پارہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب خو نشتہ، زما جواب بہ شوک
راکوی؟

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: دا لا ناست دے کنہ، شاہ فرمان خان ہم ناست دے او امتیاز شاہد
ہم ناست دے، ستا خبرہ پکینپی کیبری بنہ۔ او درپرہ بس، لاء منسٹر ہم ناست
دے، سینئر منسٹر ہم ناست دے۔ بس بسم اللہ کرہ۔ پریویلیج موشن نمبر 55۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول
کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 06-06-2014 کو میں نے محکمہ صحت سے سوال نمبر 1691 پوچھا تھا
جس میں جواباً محکمہ نے شوکت اللہ ولد گل نواز نامی شخص کی برخواستگی کے آرڈرز موجود تھے مگر بعد میں
میں نے اکتوبر 2014 کی تنخواہ کی فوٹو سٹیٹ حاصل کی۔ محکمہ کی اس غیر سنجیدگی اور اس معزز ایوان کے
ساتھ دروغ گوئی سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

سپیکر صاحب، دوہ خبری بہ کوم خالی۔ دا کوئسچن سپیکر صاحب، ما
06-06-2014 باندی کرے وو او دومرہ دروغ ئے دغہ ایوان تہ وئیلی دی دغہ

ڊيپارٽمنٽ چي ڊا يو زما نه، ڊ پورا هاؤس، چي ڊا کوم Termination orders شوي ڊي سڀيڪر صاحب! ڊا ئي په بازار کڻي ٽيپ ڪري ڊي، ڊ دغه ريكارڊ واره بي ايڇ يو هاسپيٽل کڻي نشته سڀيڪر صاحب! ته چي په ڊي کومه ڪرسي ناست ئي او دلته چي مونڙ ڪوئسچن راڙو او ڊا ڪسان راڻي، ڊا خودوي ڊي هاؤس سره مذاق ڪري ڊي، ڊا خود هاؤس ڊي، مذاق خون نه ڊي سڀيڪر صاحب! منسٽر صاحب ته هم پته ده او ڊيپارٽمنٽ ته هم پته ده، جان بوجه ڪي هغه چي کوم ڊي ايڇ او راغلو چي زه ريتائر ڪيرم چي ڊي پورا هاؤس ته دروغ او واپم او دغه آرڊر کڻي دري قسمه آرڊر شوي ڊي سڀيڪر صاحب! دغه ستور ڪيپر-----

جناب سڀيڪر: شاه فرمان خان! ڊ ڊه دا دغه لڙ واڙهه، بيا چي ته Respond ڪري

On behalf of Health Minister, ji.

جناب محمود احمد خان: سڀيڪر صاحب، دري قسمه آرڊر ڙي ڪري ڊي، ڊ ستور ڪيپر چي ڪله ڪوئسچن مونڙ و ڪرو او جواب ئي را ڪرو، هغه آرڊر بل وو۔

جناب سڀيڪر: ڊا چي کوم دغه ڊي، ڊا ته يوخل واڙهه چي شاه فرمان خان وائي، بيا به مونڙه هاؤس ته Put ڪوؤ۔

جناب محمود احمد خان: نه، ما منسٽر راضي ڪري ڊي ڊي جي، منسٽر صاحب راغلو هيلته والا۔

جناب سڀيڪر: بنه۔

جناب محمود احمد خان: ڊا د هيلته ڊيپارٽمنٽ سره Related ده او منسٽر صاحب ته ٽوله ڊ دغي ستوري پته ده۔ ڊ دغه شي ڊ پاره ڊا مونڙ دلته هاؤس ته راوڙو سڀيڪر صاحب! چي ڊا څنگه مونڙ دلته سوالونه راوڙو او دغه معزز ايوان ته چي کوم دروغ وئي شوي ڊي، ڊا زما ڊ پاره نه، پورا هاؤس ته ئي دروغ وئي ڊي۔

جناب سڀيڪر: شرام خان!

جناب محمود احمد خان: او زه ڊا ريكويست کوم چي ڊا ڊ ڪميٽي ته ڻي، شرام خان ته ڊ ٽولي قيضي پته ده سڀيڪر صاحب۔

جناب سڀيڪر: جي، شرام خان!

جناب شرام خان { سینئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : شکریہ جناب سپیکر۔ زہ بالکل آنریبل ایم پی اے صاحب سرہ اتفاق کوم۔ کوم انفارمیشن چپی راکری شوی وو، ہغی بانڈی دوئی مطمئن نہ وو او ہغوی دپی ہاؤس تہ د پیارٹمنٹ د دغہ مطابق پیارٹمنٹ تہ ئے ہم دروغ وئیلی وو او دپی ہاؤس تہ ئے ہم دروغ وئیلی وو، ہغہ اوس ریتائر شوے دے، ہغہ دی ایچ او، But یو Trend set کول غواری چپی دپی ہاؤس تہ او پیارٹمنٹ تہ یو سرے دروغ At least نہ وائی، دا دپی ہاؤس بی عزتی دہ او دپی ممبرانو چپی کوم دے، کوم عوامی نمائندگان دی۔ زہ Totally د آنریبل ایم پی اے سپورٹ کوم او بالکل سختی دوئی سرہ پکار دہ، Even کہ ریتائر ہم دے خودا کار ئے تھیک نہ وو چپی انفارمیشن ئے غلط ورکری دی۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Privilege Motion may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Molana Sahib.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج ایوان میں جو واقعہ ہوا ہے، جناب سپیکر! ہمارے اس اسمبلی کے معزز رکن کے ساتھ، جناب سپیکر! یہ ہماری اسمبلی ہے، ہماری اپنی ایک روایت ہے اور ہم پورے اس صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں تو اس ایوان میں وہ سنجیدگی ہونی چاہیے اور ہمیں اپنی روایت اور اپنے جو رولز ہیں ہماری اسمبلی کے، اس کے مطابق ہمیں چلنا ہے لیکن آج جناب سپیکر! جو کچھ ہمارے اس معزز رکن کے ساتھ ہوا، اس کا استحقاق مجروح ہوا اور کسی ممبر کو۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب بابر خان، رکن اسمبلی ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: کسی بھی ممبر کو جناب سپیکر! یا تو وہ خود ایوان سے واک آؤٹ کر سکتا ہے اور یا سپیکر صاحب اس کو ایوان سے باہر نکال سکتے ہیں لیکن یہ آج ہم نے دیکھا کہ اس کو ممبران اٹھا کے باہر لے گئے تو یہ تو ہماری تاریخ میں، اسمبلی میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور یہ ہماری روایت کے خلاف ہے اور ہمیں تو اس ایوان، معزز ایوان کی عزت کا، اس کے وقار کا احترام، وہ ہم سب پر لازم ہے جناب سپیکر! اور اگر اس طرح

ہوتا رہا تو یہ تو اس اسمبلی کو ایک دنیا دیکھ رہی ہے، باہر میڈیا بیٹھا ہے، باہر لوگ دیکھ رہے ہیں، وہ کیا سوچیں گے کہ اس اسمبلی میں کس طریقے سے ارکان کے ساتھ Behavior رکھا جاتا ہے جناب سپیکر؟ پھر جناب سپیکر! یہ آپ کو ان ممبران کو بھی سمجھانا ہے کہ یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ کسی ممبر کو ایوان سے باہر نکال سکے یا وہ خود ایوان سے باہر جاسکتا ہے، کسی اور رکن کو یہ اختیار نہیں کہ کسی ممبر کو اسمبلی سے اٹھا کر باہر لے جائے جناب سپیکر! اس کا استحقاق بنتا ہے، وہ احتجاج کر سکتا ہے، سپیکر کے سامنے رو سکتا ہے، سپیکر کے سامنے ایک احتجاج کر رہا ہے فنڈ کے حوالے سے اور وہ اپنے حلقے کے عوام کی نمائندگی یہاں پہ کر رہا ہے، وہ احتجاج کر سکتا ہے لیکن اس کو طریقے سے جواب دینا ہے، اس کو مطمئن کرنا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں سب ہم بیٹھے ہیں، اطمینان ضروری ہے اور وہ ایک حلقے کے عوام کی نمائندگی کر رہا ہے جناب سپیکر! اور ان کا اطمینان ان کو دلانا، وہ اس کی بھی ذمہ داری ہے جناب سپیکر! تو ممبران کی ذمہ داری اور حکومت کو بھی اس میں سنجیدگی دکھانی ہے، ہونا یہ چاہیے تھا کہ ان کا اپنا ممبر ہے اور منسٹر کو چاہیے کہ ان کو وہ اعتماد دلائیں، ان کو وہ اطمینان دلائیں لیکن جناب سپیکر! یہ کم از کم نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی ممبر کو زبردستی اٹھا کے باہر لے جائیں، یہ صرف سپیکر کا اختیار ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان! دی نہ پس بہ امجد صاحب! تہ واپی۔
عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ بابر سلیم صاحب د تریژری بنچز ممبر دے او د ہغہ پہ دے ایوان کبھی Equal rights دی، دلته چھی خومرہ ممبران دی، د ہغوی تولو Equal rights دی او دلته پہ ایوان کبھی د خیلپی حلقپی پہ حوالپی سرہ خبرہ کول او د ہغپی Issues raise کول او کہ چرتہ دوی Feel کوی چھی یو خانی کبھی دوی سرہ ہی انصافی کبری، ہغہ خبرہ ڍیرہ زیاتہ پہ Aggressive انداز بانڈی اوچتول د اسمبلی د قواعد و ضوابط مطابق، د ہغپی د پارہ بائیکات کول، د ہغپی Agitation کول، دا دہ Basic right دے او دا Right د ہر ممبر چھی دے نو مونرہ تسلیموؤ، کہ مونرہ ئے نہ تسلیموؤ نو دا رولز او دا Constitution ئے دغہ کوی۔ کومہ حدہ پورپی چھی بابر سلیم خان دلته احتجاج وکرو او بیا د اسمبلی یو خومبرانو صاحبانو ہغہ خواتہ ورغلل، گورہ دا Established tradition چھی د

اسمبلی نہ بھر واک آؤت وشی نو خلق بھر لاری شی او منت سماجت کوی او اسمبلی کبھی دننه هم چھی کله ممبران خپل مینځ کبھی په جهگړه ورشی، مینځ کبھی پکبھی نور ممبران راشی او هغوی خلاصه وکړی، بھر نه خود گیلریانو نه خلق نشی راتلله چھی خلاصه به کوی کنه خو هم د دې اسمبلی ممبر به راخی او د دوؤ په مینځ کبھی به دغه کیږی، چھی کوم ممبر صاحب د هغه خواته راغلو، بل هغه د هغه Colleague او دوست دے، زما په خیال دا نامناسب ده، الیکټرانک میډیا او پرنټ میډیا هم دلته ناسته ده چھی دا لکه دې بنیاد باندې ورپسې څوک نه دی راغلی چھی بھر ئے کړی، خالص په دې بنیاد باندې چھی د دې ورور دغه وو، دا شکایات وو او هغوی ئې د دې ځانې نه لکه بھر Retiring room ته بوتلو او د هغې نه وروستو بیا د هغوی یو Negotiations او جرگه شروع شوه، جرگه شروع شوه، گوره د هغوی ملگرتیا ده، د هغوی دوستی ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پليز، Interruption نه کړی۔

سینیر وزیر (بلديات): او زما خیال دے چھی دا د هغه ممبر صاحب سره لکه یو خبرې له داسې رنگ ورکول چھی دے نو دا د هغه مزید لکه دغه دے، د دې بالکل هم دغه، دیکبھی بل هیڅ څه دویم دغه نه وو۔ لکه چھی په زور ئے ویستولو او یا ئے دغه، دا د هغوی دوستان وو، Colleagues دی او په مینځ کبھی هغه راغلو او جرگه ئے وکړله، په هغې کبھی اوس کبئیناستل، زمونږ د ملگري ایشو ئے Resolve کړه، که بیا را اوچتیری نو بیا به ئے Resolve کوؤ، مونږ د هغه Rights هم تسلیموؤ او د دې اسمبلی د هر ممبر Rights تسلیموؤ۔

جناب سپیکر: جی، امجد فریدی صاحب! امجد فریدی!

جناب امجد خان آفریدی: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ دا کومه واقعه چھی او شوله جی، د اپوزیشن لیډر صاحب هم پرې خبرې او کړې او عنایت الله صاحب هم خبرې او کړې او بذات خود ما او محمد علی صاحب او خلیق الرحمان صاحب د وزیر اعلیٰ صاحب په ایشورنس باندې جی، هغه ته ایشورنس ورکړی دے چھی دا مسئله به ان شاء الله حل شی جی، او زه ذاتی طور باندې د دې وعده ورسره کوم چھی دا مسئله به حل کیږی که خیر وی او ان شاء الله داسې څه هیڅ ایشو نشته

دے، یو کور مو دے، پہ خپلو کنبې به کنبینو، دا مسائل به په دغه طریقہ باندې حل کوؤ۔

جناب سپیکر: بابر!

جناب بابر خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، چي څنگه امجد آفریدی صاحب او وئیل، مالہ ایشورنس را کرے شو د سی ایم په ډائریکشن باندې نوزہ مطمئن یم خو په دې اجلاس کارروائی دوران کنبې چي کوم زما د خپلې نه داسې غیر پارلیمانی الفاظ وتلی دی، هغه د د اسمبلی د کارروائی نه حذف کرے شی، د دې زه دغه کوم او د ټولو نه زیات (تالیاں) زه د خپل اپوزیشن چي کوم مشران دی، د هغوی ټولو ډیر زیات شکریه هم ادا کوم چي ما سره ئے ملگرتیا وکړه او ما سره ئے واک آؤت وکړو۔ (تالیاں) شکریه جی۔

توجه دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے، ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

Syed Jaffar Shah Sahib, MPA, to please move his call attention notice.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہے، وہ یہ کہ مرکزی حکومت کے جاری کردہ نوٹیفیکیشن مورخہ 20 اکتوبر 2014 کی رو سے سرکاری ملازم کی فونگی کی صورت میں مالی معاونت۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: جی زما والا؟

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا ہے۔

جناب جعفر شاہ: متوفی کے ورثاء کو اس کی تعلیمی قابلیت کے مطابق ایک سے لیکر پندرہ گریڈ تک بھرتی کیا جائے گا۔ اس پالیسی کی وجہ سے صوبہ کے سرکاری ملازمین میں بھی احساس محرومی اور بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا صوبائی حکومت بھی مرکزی حکومت کی طرح جامع پالیسی کا اعلان کرے تاکہ سرکاری ملازمین دلجمعی سے کام کر سکیں۔

هغه ڇپي كوم ملازمين During service وفات شي جي، نو پكار ده ڇپي هغوي ته لکه ڇپي څنگه مرکزی حکومت کړي دی نو ڇپي صوبائی حکومت هم په هغې باندې غورو کړي او دا پالیسی اپناؤ کړي۔

جناب سپیکر: جی زرين گل صاحب۔

جناب مظفر سيد (وزير خزانہ): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا۔ جی، مظفر سيد صاحب۔

وزير خزانہ: شکريه جناب سپیکر صاحب۔ سيد جعفر شاه صاحب ڇپي كوم كال اٿينشن راورے دے، دا کومه Plea ڇپي دوئ اغستې ده، دا بالکل تهپیک ده او دا مناسب ده۔ گورنمنٽ فيصله کړے وه ڇپي د سروس دوران کښې كوم کس وفات شي نو د هغه بچي به يو بچي به ايک نه تر دس گريده پورے به هغه ته سروس ورکولې شي او هغه خبره هغه پالیسی روانه ده خو په دې مينځ کښې څه گريډونه اوچت شولو، اپ گريډ شول۔ اوس هغې کښې صرف کلاس فور پاتے شو نو د دې د پاره به مونږه يو سمري فوراً موؤ کړو او سي ايم صاحب ته به لاره شي او زما، زه به د هاؤس په دغه کښې دا کميټنټ کومه ڇپي سي ايم صاحب ماته دلته Un officially خبره هم وکړه ڇپي بالکل د دوئ دا خبره دا جواز تهپیک دے۔ سمري به راشي او زه به د دې Approval ورکړمه او دوئ ته به اجازت ملاؤ شي ڇپي څنگه مخکښې وه نو هغه شان به کيږي جعفر شاه صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاه: تهپیک شوه جی۔

جناب سپیکر: زرين گل صاحب! زرين گل صاحب! جی زرين گل صاحب! کونسن نمبر 496۔

جناب زرين گل: دا زما جی، کال اٿينشن دے۔

جناب شاه فرمان (وزير برائے پبلک، هيلٿ، انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، د دې نه پس به ته او کړې کنه۔ او کي، شاه فرمان خان يو

خبره کوي نو د هغې نه پس به ته او کړې۔

جناب زرين گل خان: زما کال اٿينشن دے جی۔

جناب سپیکر: د دی نہ پس بیا۔

جناب زرین گل: دا جی، زما کال اتینشن دے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان خبرہ کوی نو د هغی نہ پس درلہ موقع در کوم کنہ، شاہ فرمان چہی خبرہ وکری نوبیا تاسولہ موقع در کوم۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی زہ تصحیح کول غوارم چہی د گریڈ ایک نہ تر گریڈ پندرہ پورہی کومہ خبرہ دہ نو دیکبہی د گریڈ گیارہ نہ برہ د پبلک سروس کمیشن اختیار دے، لہذا پہ دہی باندہی سوچ پکار دے چہی آیا مونبرہ دا دہی پالیسی کبہی شاملولہی شو او کہ نشو شاملولہی خکہ چہی د گورنمنٹ اختیار خومرہ دے او د پبلک سروس کمیشن اختیار خومرہ دے۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: کوم چہی پہ پبلک سروس کمیشن دی، هغہ پہ دیکبہی Include نہ دی، Sure خبرہ دہ خو خنی داسی کیدر شتہ چہی هغہ د One نہ تر Fifteen پورہی کیدہی شی۔ That's okay، تھیک شوہ۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! زرین گل صاحب!

جناب زرین گل: ڊیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب۔ کال اتینشن 496: میں اس معرزا یوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ای پی آئی جو کہ 1976 میں شروع ہوا، ادارہ 2000ء میں چھ قسم کی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کیلئے اقدامات کر رہا تھا جو کہ اب بڑھ کر گیارہ ہو چکی ہیں جن میں Congenital Rubella، Polio، Measles، Hepatitis B، Tetanus، Diphtheria، Pertussis، TB، Rubella، Syndrome شامل ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ادارے کے ملازمین کی تنخواہیں بند ہیں، ان ملازمین کی تنخواہیں فوری طور پر ریلیف کی جائیں اور ان ملازمین کو مستقل کیا جائے جس کی وجہ سے ان ملازمین میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، دا 1976 کبہی دہی ستارت اغستے وو او -1978 79 کبہی باقاعدہ دا چہی کوم Annual Development Program کبہی دا ادارہ راغلہی وہ، دا ورومبے چہی کوم دے شپہ Diseases وو او اوس یوولس، د مخ نیوی د پارہ اوس دا حالات دی چہی پاکستان بدنام دے چہی پہ پولیو باندہی تر

اوسه پورې کنټرول وانغستے شو او نن اخبار کبني ٺے ليکلی دی چې په پندرہ جنوری باندې بل گيت فاؤنڊيشن يو چار رکنی وفد راروان دے د ډاکټر وقار اجمل په قيادت کبني چې کوم د بل گيت خصوصی ایلچی دے او د دې د پارہ تشویش دے چې 2014 کبني چې کوم دے پولیو ډیر زور وکړو او زه حیران دا یم چې دې ته فنډنگ یونیسټ، ډبلیو ایچ او او جائیکا او دا ټول یعنی دې ته فنډنگ کوی، تر اوسه پورې لس میاشتي اوشوې، یویشټ ضلعو کبني هرتال شروع دے، هغوی بائیکاټ کړے دے، هغوی پولیو ویکسین نه دغه کوی، نوزه حیران دا یم چې دا حکومت-----

جناب سپیکر: شرام خان۔

جناب زرین گل: اخر کوی څه چې دا دومره اهم دغه دے او دوی پرې توجه نه ورکوی؟

جناب سپیکر: شرام خان!

جناب شرام خان {سینیر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریه جناب سپیکر۔ بالکل ای پی آئی یو ډیره Important اداره ده او د هغې یو ډیر اهم کردار دے په هیلتھ ډیپارټمنټ کبني او د پولیو حوالې سره لکه څنگه چې زرین گل صاحب خبره او کړله، بالکل د هغوی ډیر Important role دے۔ په ای پی آئی کبني جی درې قسمه خلق دی، یو پراونشل دغه باندې چې کوم دے نو مونږ سره کسان دی چې هغوی ته ریگولر خپله تنخوا په ټائم باندې ملاویری، بیا دوه قسمه نور خلق دی، یو جائیکا والا دی چې هغه 29 کسان دی او (GAVI) Global Alliance for Vaccines and immunization والا دی 281 کسان۔ د جائیکا والا مسئله حل شوه، چونکه فارن فنډ دے او هغوی ورته پیسې ورکوی، د هغوی پیسې راغلې ان شاء اللہ او طریقہ کار به ورته برابر کړی، هغه 29 ته خو به تنخواه ورکړی۔ 281 چې کوم د (GAVI) والا کسان دی، هغه د (GAVI) پیسې د فیډرل گورنمنټ په تهر و باندی راځی۔ مونږ چې Last time فیډرل منسټر هیلتھ راغله وو، Already هغوی ته مونږ ریکویسټ کړے وو او د پولیو حوالې سره راغله وو، هغوی ته مونږ وئیل چې دا کسان دی او د دوی تنخواه بنده ده، Kindly تاسو مونږ ته د دوی پیسې Release کړئ، هغه کیس Already مونږه Take up

کریے دے فیڈرل گورنمنٹ سرہ چہی د (GAVI) پیسی مونیہ لہ راگری او مونیہ
 ئے Further دی کسانو لہ ورکرو۔ پہ دیکبئی خہ خایونو کبئی مونیہ Bridge
 financing ہم د پراونشل گورنمنٹ د طرف نہ کریے دے چہی د دوی ہغہ تنخواہ
 گانی تر خہ حدہ پوری صوبائی حکومت ورکولہ شی چہی ہغہ ورکری۔ ترخو
 پوری چہی د فیڈرل گورنمنٹ خبرہ دہ، Already د زرین گل خان خبری سرہ زہ
 اتفاق کوم او ہغہ مونیہ Take up کری دہ، ان شاء اللہ ڊیر زر، مونیہ پر امید یو
 چہی دا مسئلہ بہ حل شی ان شاء اللہ جی۔ تھینک یو جی۔

جناب محمد شیراز: جی، زما ہغہ۔

جناب سپیکر: جی، یو منٹ۔ جی جی، زرین گل صاحب! تاسو د منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب زرین گل: تھیک شوہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ؟

جناب زرین گل: او۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہغہ زہ پوہہ یم، ہغہ بہ ان شاء اللہ، ہغہ چہی پہ ایجنڈہ باندی راشی
 کنہ، ایجنڈہ باندی ئے بیا واچوئی نو ہغہ بہ بیا مونیہ دغہ کوؤ۔ داسی گورہ د
 رولز مطابق بہ خو کنہ شیراز صاحب! داسی بہ نہ کوئی کنہ، گورہ دا پروگرام بہ
 تول د رولز مطابق چلو کنہ۔

جناب محمد شیراز: ہغہ جی، پینڈنگ وو۔

جناب سپیکر: پینڈنگ مطلب دا دے چہی ایجنڈہ باندی بہ ئے اچوؤ کنہ، ایجنڈہ
 باندی، ما سیکرتری صاحب تہ او وئیل ایجنڈہ باندی بہ ئے واچوی کنہ، بلہ ورخ
 بہ ئے واچوی پہ ایجنڈہ باندی کنہ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا، سب آرڈینیٹ، جوڈیشی سروس ٹریبونل مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please introduce
 before the House the Khyber Pakhtunkhwa Subordinate Judiciary
 Service Tribunal (Amendment) Bill, 2015.

ستاسو والا به مونږه په ايجنډه باندې واچوؤ جی، سپیکر تری صاحب! دا ورله واچوئ۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Service Tribunal (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسوده قانون (ترميمي) بابت خير پختو نخواستو لوکل کونسلوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا

متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلديات)}: سر، میں Khyber Pakhtunkhwa

Delimitation of Local Councils Bill کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا

ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Honourable Minister for Local Government.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: دې حوالې سره، په دې باندې؟ جی جی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو په وساطت باندې منسټر صاحب ته او حکومت ته چې کله دا Bill ډرافټ کیدلو نو په دیکښې ټول حکومتی او د اپوزیشن پارلیمانی لیډرز چې وو، هغوی کښینا ستل او ډرافټنگ وشو، بهر حال چې په هغه وخت کښې مونږ کوم امنډمنټس جمع کول، هغه امنډمنټس هم مونږه جمع کړل، څه او شو پکښې او څه پاتې شو۔ زما به سپیکر صاحب! دا خواست وی چې دا هغه Bill دے چې مشترکه طور باندې دې هاؤس ته راغله دے او بیا په دې هاؤس کښې پاس شوی دے، اوس دا دوه درې وارې په دې Bill کښې بیا دا امنډمنټس چې په کوم شکل باندې کیږی نو زما

خیال دا دے چہ بہترہ بہ دا وہ چہ کوم فورم د دے د پارہ جوہر وو کہ ہغہ فورم تہ لہ رجوع کیدے او ہغہ فورم بیا پہ اعتماد کبہی اخستے شوے ، ظاہرہ خبرہ دہ چہ خہ وخت کبہی دا ڈرافٹنگ کیدو پہ ہغہ وخت کبہی ہم د اپوزیشن چہ کوم تجاویز وو یا چہ کوم ترامیم وو ، ہغہ تول نہ دی Consider شوی نو دا دہ کہ حکومت دا مناسب گنہری نوزما یقین دا دے چہ ہغہ بہترینہ خبرہ وہ خکہ چہ دا خو ہغہ Bill دے ، نو مہربانی کہ منسٹر صاحب او کرہ۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر، زہ لہ شان دا Properly communicate شوہ نہ دہ، دا د لوکل گورنمنٹ Bill نہ دے ، ہغہ امنڈمنٹس ، ہغہ Bill راروان دے۔ دا Basically د Delimitation اختیار چہ وو نو دا Through an ordinance دغہ تہ ورکرے شوے وو او ہغہ آرڈیننس بیا Expire شو، الیکشن کمیشن آف پاکستان تہ او د دے ہستری دا وہ چہ پہ 19 مارچ باندہ سپریم کورٹ آف پاکستان کبہی د پنجاب او د سندھ Delimitation challenge شوے وو، پہ ہغہ باندہ یو Decision ورکرہ چہ Delimitation چہ دے نو دا د الیکشن کمیشن آف پاکستان کار دے او ہغہ Detailed Judgment ئے چہ اولیکلو نو پہ ہغہ Detailed Judgment ہغہ بلوچستان Exclude کرو، بابک خان کہ ماتہ لہ متوجہ شی نو بنہ بہ وی، پہ Detailed Judgment کبہی بلوچستان Exclude کرو او ایڈوکیٹ جنرل اولاء د پیارٹمنٹ د ہغہ Interpretation داسی وکرہ چہ دا خیبر پختونخوا باندہ ہم لکہ دا بہ Implement وی۔ مونہرہ ہغہ وخت کبہی یو چیف جسٹس وو، ہغہ وخت کبہی Through an ordinance او Directives مونہرہ تہ اوشول، مونہرہ Through an ordinance لکہ دا اختیار او اخستو او دا Delimitation مونہرہ الیکشن کمیشن آف پاکستان تہ ورکرہ۔ موجودہ چیف جسٹس پہ ہغہ وخت کبہی د الیکشن کمیشن آف پاکستان چیئرمین وو، چہ کلہ دوی چیف جسٹس شو نو بیا پہ کورٹ کبہی دا خبرہ دوبارہ اوچتہ شوہ او ہلتہ ہغہ دا خبرہ او کرہ، موجودہ چیف جسٹس دا خبرہ او کرہ چہ د خیبر پختونخوا Delimitation خو ہڈو چا چیلنج کرے نہ وو نو د دے وچہ نہ خیبر پختونخوا تہ ہڈو د نوی Delimitation

ضرورت نه وو، هغه ما خپله باندې Meticulously کتله دے او هغوی تهییک
 Delimitation کړے دے نو بیا زمونږه اے جی، ایډوکیټ جنرل دا خبره اوکړه
 چې مونږ خود هغې د پاره لاء راوستې ده، آرډیننس مو پاس کړے دے، د سپریم
 کورټ د فیصلې د Interpretation، د لاء ډیپارټمنټ او د ایډوکیټ جنرل د
 Interpretation په رنډا کښې خو مونږه لاء راوستې ده، دا اختیار خو مونږه
 الیکشن کمیشن ته ورکړے دے، نو هغه وخت کښې رولنگ دا ورکړے شو، هغه
 دا فیصله ورکړه چې خیبر پختونخوا حکومت کوم Delimitation کړے دے، هغه
 درست دے، هغه ئے Endorse کړو۔ موجوده الیکشن چې کوم به د دې اپریل
 End ته د هغې شیډول اناؤنس کیږی، هغه د د هغه Delimitation لاندې اوشی
 او دا لاء چې جوړیږی، دا Future کښې Onward چې کوم الیکشن د لوکل
 گورنمنټ به کیږی نو هغې کښې به الیکشن کمیشن چې دے نو Delimitation
 کوی، نو دا هغه لاء وه چې مونږه اسمبلئ ته اوس راوستله۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! منسټر صاحب چې کوم وضاحت وکړو، دا
 زمونږ په نظر کښې ده، زما د خبرې مقصد دا دے چې یو فورم د لوکل باډیز د
 الیکشن د پاره، دا که په هغې کښې بیا Delimitation راتلو، که هغې د پاره یو
 Bill، ایکټ راتلو چې مونږ ئے د اسمبلئ نه پاس کوؤ، یو فورم جوړ شوی وو،
 اوس دا د لوکل باډیز سره Related یو خبره ده، مونږ دا منو چې کوم
 Delimitation شوی دے، ظاهره خبره ده هغه پراسیس چې دے، هغه هم د هغه
 فورم نه تیر شوی دے، بهر حال زه په دې شکل باندې په دې نه Insist کومه خوزه
 دا گنرم چې دا به ډیره زیاته غوره وه که د هغه فورم نه تیریدو، د لوکل باډیز
 Related چې خومره ایشوز وو نو دا به ډیره غوره وه۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، مطلب تاسو خو دغه واؤریدو منسټر صاحب، بیا که تاسو
 مناسب گنږئ نو دغه کړئ خو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات): دا ډیر زیات، داسې خو هغه پوهه دے په دې خبره باندې،
 زما خیال دے بابک خان دا پوائنټ نوټ کړو او د لوکل گورنمنټ لاء چې کومه
 راروانه ده، په هغې کښې امنډمنټ بل راروان دے، په هغې کښې دوئ څه

امندمنتس راوڙي نو هغه دوي Propose ڪولڻي شي چي ڪوم هغه Separate Bill ڏي.

جناب سپيڪر: جي.

سينيئر وزير (بلديات): هغه خان له Bill ڏي، د لوڪل گورنمنٽ په دغه ڪيني، هغڻي ڪيني Substantial نوعيت Changes نه ڪوڙ، هغڻي ڪيني چي ڪوم Changes روان دي نو هغه هم ځڪه مخڪيني نه ايدوانس ڪيني لکه دوي ته وينا غوارم چي دوي پرې پوهه وي. هغه چرته په يو ځائي ڪيني تحصيل Create شوي ڏي، يو ځائي ڪيني ضلع Create شوې ده، يو ځائي ڪيني يو يونين ڪونسل چي ڏي نو د يو تحصيل نه بل تحصيل ته شفٽ شوي ڏي او هغه د ريونيو ڊيپارٽمنٽ ڪار ڏي، د ريونيو ڊيپارٽمنٽ هغه څيزونه دي، مونږه بيا په خپل شيڊول ڪيني دا Accordingly په هغڻي ڪيني امندمنتس ڪوڙ نو هغه داسي شه Sustainable نوعيت امندمنتس نه دي چي لکه مونږه Law substance change ڪوڙ، Contents نه Change ڪوڙ، دا ٽيڪنيڪل، دا ٽيڪنيڪل----

جناب سپيڪر: تاسو دوي سره بيا ڪيني چي ڪله ڪول غواڙي نو تاسو دوي.

سينيئر وزير (بلديات): په ديڪيني زما يو امندمنت ڏي، يو امندمنت دا په ديڪيني زما----

جناب سپيڪر: زه، زه دغه ڪومه ڪنه جي، د هغڻي متعلق ڪوڙ. تاسو به بيا را او غواڙي جي

مسوده قانون (ترميمي) بابت خيبر پختونخوا لوڪل ڪونسلون کي حدبندی مجريه 2015 ڪازير

غور لاياجانا

Mr. Speaker: Honorable Senior Minister for Law please, Local Government.

Senior Minister for Local Government: Sir, I beg to move that in the said Bill, in Clause 1, for sub clause (3) the following shall be substituted namely:

“It shall come into force on such date as the Government may by notification in the official Gazette, notify / specify.”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Senior Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub Clauses (1) and (2) of Clause 1 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 2 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House that Clauses 2 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 17 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹس کی حد بندی مجریہ 2015 کا پاس

کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister for Local Government: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils Bill may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Council Bill, 2014 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا ٹیکسٹائل اینڈ کونسل ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law. Item No.11 and 12: Shah Muhammad Khan, Malik Shah Muhammad.

Mr. Shah Muhammad Khan (Special Assistant for Transport and Technical Education): بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- Yes Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2015 may be taken into consideration at once. Ji, ji.

جناب بخت بیدار: یو آئنٹ آف آرڊر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، هغه یو کس، یو کس به خبره کوی۔ جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، دا مونبره چي کوم ترميمات کړی دی، بیا ستاسو د سربراہی لاندې کوم میتنگ شوی وو، مونبره ته هغه میتنگ لکه پوره، دا په هغه فیصلو باندې مکمل زمونږه د ممبرانو خپل تحفظات وو، هغه تحفظات تراوسه پورې نه دی لری شوی۔

جناب سپیکر: ستاسو ډیمانډ څه ده؟

جناب بخت بیدار: مونږه دا درخواست کوؤ چي دا سیلکټ کمیټی ته اولبرئ۔

جناب سپیکر: سیلکټ کمیټی ته؟

جناب بخت بیدار: او سیلکټ کمیټی ته چي هلته کښې مطلب دا ده چي پوره په دې ډیټ اوښی، دا وړ کوتي خبره نه ده۔

جناب سپیکر: ملک شاه محمد خان! دوئ وائی چي سیلکټ کمیټی ته د لار شی، دې باره کښې۔

جناب شاه محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ و فنی تعلیم): په دیکښې جی ځنی د دوئ چي کوم امنډمنټس دی، هغه مونږه د هغې سره Agree یو خو ځنی داسې دی چي هغې سره مونږه Disagree یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سیلکټ کمیټی سره Agree ئې ته چي سیلکټ کمیټی ته د لار شی؟

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ و فنی تعلیم: او، یس۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 2.00 pm of tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 13 جنوری 2015 بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)